سوال

(169) وتر کے علاوہ دعائے قنوت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وتر اور اس کے علاوہ میں قنوت کا کیا حکم ہے؟ (فتاوی الامارات: 93)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قنوت وتر میں سنت ہے اور یہ سنت کسی ایک مہینے یا مخصوص مہینوں کے ساتھ مقید نہیں ہے۔ اسی بناء پر کہ اگر نمازی رمضان میں تراویح میں قنوت کرنا چاہے تو اس کے لیے جائز ہے۔ چاہے رمضان کے شروع میں یا آخر میں قنوت کرنا چاہے۔ امام کے لیے مسنون ہے کہ وہ قنوت کی دعا بلند آواز سے پڑھے اور اپنے ہاتھ اٹھائے مقتدی بھی اسی طرح کریں گے۔

" مَازَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنيا "

کہ ہمیشہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے میں قنوت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے۔ لیکن یہ حدیث دو اسباب کی بناء پر ضعیف ہے۔ پہلا سبب اس کی سند میں ایک راوی ہے جو کہ ابو جعفر رازی کی کنیت سے معروف ہے۔ اس کا نام عیسیٰ بن ماہان ہے لیکن علماء حدیث کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

دوسری بات: صحیح سند کے ساتھ انس سے ایک روایت آتی ہے کہ جو ہمیشگی کی نفی کرتی ہے۔ جیسے " صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ " میں حدیث ہے:

"أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کان لا یقنت إلا إذا دعا لقوم، أو دعا علی قوم"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نہیں کرتے مگر جب کسی قوم کے لیے یا کسی قوم کے خلاف دعا کرتے۔

اس لیے جمہور کا موقف بھی یہ ہے کہ ہمیشگی کے ساتھ فجر میں قنوت کرنا مشروع نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ذکراور دعا کا بیان صفحہ :254

محدث فتویٰ